آقاؤں کی تعریف میں ہیں جو کسی بھی طرح "فائدہ" پہنچانے کی حیثیت میں ہیں سارا کریڈٹ بڑے حضرات کو دیتے ہیں کہ ان کی اعلیٰ کارگزاری کے کھاتوں میں فخریہ ڈال رہے ہیں تاکہ وہ خود بھی اعلیٰ تعریف پر خوب جشن منائیں اور آئندہ کے لئے "فائدہ" پہنچانے والی پوزیشن کو بھی حاصل کرنے میں انھیں کوئی دقت کا سامنا نہ ہو۔

ہندوستان کی اقلیتوں کی یہ بدنصیبی ہی ہے کہ وہ ان ہی لاحاصل باتوں کو اس قدر اہمیت دیتی ہیں کہ جیسے اب اقلیتوں کی راہ نجات اسی بات میں رہ گئی ہے ـــ اس سے زیادہ افسوس کی بات کیا ہوگی۔ کل کیا ہوگا اس کی انھیں فکر نہیں ہے۔ حال مستی میں گذر رہے بس یہ ہی ان کا حاصل زندگی ہے ـــ ایک دوپہر تیس ہزاری کورٹ میں جناب نسیم احمد مدنی صاحب تیزاب والے ایڈوکیٹ کے چیمبر میں کچھ معزز حضرات آپس میں تبادلۂ خیال میں مصروف تھے کہ ایک صاحب "دفعتاً" سوال کرتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل کیا ہوگا۔ فوراً ہی دوسری طرف سے جواب ملتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل روشن ہے تابناک ہے بشرطیکہ مسلمان عمل و کردار اور سیرت سے بھی مسلمان بن جائیں۔ اگر مسلمان معاملہ داری و اصول کا پابند ہے ایماندار ہے نیک ہے امانت دار ہے بے ایمانی سے نفرت کرتا ہے۔ انصاف پسند ہے تو یقیناً ہندوستان میں مسلمان کی آج بھی بلکہ ہمیشہ ہی عزت ہوگی۔ اب دیکھئے یہ نسیم احمد مدنی ایڈوکیٹ ہیں، ماشاء اللہ اپنے پیشہ میں تو ہیں ہی فعال و نیک اور ایماندار مگر دیگر معاملات میں اصول پسند انصاف پسند اور شعائر اسلامی سے مزین ہیں، پنجوقتہ نماز کے پابند ہیں نماز کے لئے کچہری کے کام چھوڑ ٹوپی پہن کر مسجد جاتے ہیں۔ کسی بھی غیر مسلم بھائی نے انھیں ان کی دینداری دیکھ کر انھیں تحقیر سے نہیں دیکھا بلکہ ان کی دینداری شرافت معاملہ فہمی انصاف پسندی اصول داری نے مخالف سے مخالف کے دل میں بھی ان کی عزت و عظمت قائم کر رکھی ہے تمام ساتھی وکلاء اور جج صاحبان انکی مذہبیت کو دیکھ کر ان کا ادب و احترام کرتے ہیں ان کی نظر میں ان کی توقیر قائم ہے ـــ کوئی مسلمان صرف نام کا مسلمان ہے۔ معاملات میں اسکا مسلمانیت سے کوئی تعلق و واسطہ نہ ہو اسکے عمل و کردار میں ذرا بھی اسلامی شعائر کی جھلک نہ ہو پھر بھی وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کی قطار میں شامل کر کے باری تعالیٰ کے یہاں سے مسلمانوں کو ملنے والے فوائد نہ ملنے کا شکوہ کرے تو ہم یہاں یہ کہے بغیر نہ رہیں گے ؎

نالہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے! ـــ